رودکوہی کے افزودہ پانی کا بہتر استعمال

تحریر: اقبال خان کھوسہ ایڈووکیٹ تونسہ شریف

وطن عزیز میں پانی سے متعلق صوبائی کوٹہ کے بارے میں اکثر بحث ہوتی رہتی ہے اور ایسا کم دیکھنے میں آیا ہے کہ فیڈریشن کی تمام اکائیاں کسی ایک فارمولا پر زیادہ دیر تک متفق رہیں۔ پاکستان میں آبادی کے بے تحاشہ اضافہ سے زمینی وسائل پر بوجھ بڑھ رہا ہے اور ساتھ ساتھ پانی کی فی کس دستیابی بھی کم ہو رہی ہے، کرہ ارض پر ماحولیاتی تبدیلی کے نتیجے میں موسمی تغیرات رونما ہو رہے ہیں بعض اوقات کم بارشوں سے دریاؤں میں پانی کی شدید قلت ہو جاتی ہے اور لہلہاتی فصلیں تباہ ہو جاتی ہیں۔ دوسری طرف غیر متوقع سیلابوں سے سرسبز و شاداب کھیت ڈوب جاتے ہیں، ایسے میں سب سے زیادہ متاثر ہونے والی مخلوق غریب کسان ہے، جسے پانی کی علاقائی یا صوبائی سیاست سے کوئی دلچسپی نہیں بلکہ وہ تو اپنے کھیت کیلئے بوند بوند پانی کا محتاج رہتا ہے۔ تحصیل تونسہ ضلع ڈیرہ غازیخان میں ملکی دریاؤں کے صوبائی کوٹے سے پانی ملنا صرف خواب ہے، کیونکہ پانچ دریاؤں کی دھرتی اپنے صوبائی حصہ کا پانی مدت ہوئی وصول کر چکی ہے اب ان حالات میں مزید پانی کہاں سے آئے گا یہاں زیر زمین پانی بھی کافی گہرائی میں دستیاب ہونے کی وجہ سے مہنگا ہے اور غریب کسانوں کے بس سے باہر ہے۔

تصویر کے دوسرے رخ کو دیکھیں تو امید کی کرنیں خاصی امید افزا بھی ہیں یہاں صدیوں سے رائج رودکوہی نظام آبپاشی موجود ہے۔ پہاڑی ندی نالوں کا پانی بارش کے موسم میں دستیاب ہے، اگر اس پانی کو خاص طریقوں اور مہارتوں سے استعمال میں لایا جائے تو رحمت ہے ورنہ یہ زحمت بن کر آگے آنے والے تمام وسائل یعنی بستیوں، سڑکوں، ریل کی پٹڑیوں، بجلی کے ٹاورز، بلڈنگز اور کھیتوں کو روندتا ہوا ہماری آنکھوں کے سامنے دریائے سندھ میں جا گرتا ہے۔ بدقسمتی سے قدرت کا یہ انمول تحفہ ہماری حکومتی عدم دلچسپیوں کی وجہ سے روبہ زوال ہے۔ یہاں کی آبادیاں منتشر ہیں۔ ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کیلئے راستے موجود نہیں۔ شرح خواندگی خصوصاً خواتین میں کم ہے۔ غربت اپنی انتہا پر ہے، البتہ زمینیں ہموار اور زرخیز ہیں۔ پانی کی عدم دستیابی کی وجہ سے درخت اور دیگر سبزہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ موسم کی شدت کی وجہ سے گرمیوں میں آندھیاں آتی ہیں جس سے زمینوں کی زرخیزی متاثر ہوتی ہے زیادہ آمدنی والے افراد کثیر سرمایہ خرچ کرکے ٹربائین پمپ چلا رہے ہیں اور علاقے کے غریب عوام اپنی زمینیں ہونے کے باوجود ان ٹربائین پمپس پر بطور مزارع اور مزدور کے کام کرنے پر مجبور ہیں۔ اگر رودکوہی نظام آبپاشی کے ذریعے یہاں پانی دستیاب ہو جائے تو لوگ زمینیں کاشت کرکے خوشحال ہوں گے۔

تحصیل تونسہ شریف میں نہر آنے کے بعد مشرق اطراف کے مواضعات اس سے سیراب ہو رہے ہیں جبکہ اس سے دگنا رقبہ نہر کے مغربی اطراف میں آج بھی پانی کی راہیں تک رہا ہے۔ یہاں کثیر تعداد میں رودکوہیاں موجود ہیں جن سے سالانہ لاکھوں کیوسک پانی دستیاب ہوتا ہے، محکمہ آبپاشی حکومت پنجاب کی طرف سے رود سنگھڑ پر ایک رودکوہی کے منصوبے پر کام ہو رہا ہے جو کہ عنقریب مکمل ہو جائے گا، واضح رہے کہ رود سنگھڑ چشمہ لنک کینال کے آنے سے پہلے کافی رقبہ سیراب کرتا تھا نہر آنے کے بعد اس سے بہت کم سیرابی ہوتی ہے وجہ یہ ہے کہ نہر مغربی اطراف میں حقوق آبپاشی کا رقبہ انتہائی کم ہے، یہاں کے حکومتی حلقوں سے یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ اس پراجیکٹ کے نتیجے میں حاصل شدہ زائد پانی کا استعمال کہاں اور کیسے ہوگا پراجیکٹ کے ڈیزائن کے مطابق نالہ سنگھڑ کے دو اطراف یعنی شمال اور جنوب میں پانی کی ایک مناسب مقدار آگے آنے والے علاقوں کیلئے گزاری جائے گی اور فالتو پانی نیچے نالے کے اندر سے سابقہ گزرگاہ میں سے ہوتا ہوا دریائے سندھ میں جا گرے گا مقامی لوگوں کے مطابق محکمہ آبپاشی کی یہ منطق ان کی سمجھ سے بالاتر ہے کہ تحصیل تونسہ خشک و ویران علاقے میں واقعی کوئی چیز افزودہ پانی کی اصطلاح کے نام سے بھی ہے۔ کاش یہ افزودہ پانی نیچے دریائے سندھ میں جانے کی بجائے صاس علاقے کی زمینیں سیراب کرتا اور لوگ تاحیات دعائیں دیتے، ستم ظریفی تو یہ ہے کہ ہمارے پانی کو نئی اصطلاح دینے والے ہم پر مہربانی نہیں کرتے اور ہمیں یہ حق نہیں دیتے کہ ہم اپنے ہی پانی کو استعمال کر سکیں۔

مقامی زمینداران اور کاشتکار یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ شمالاً اور جنوباً اطراف والی گزرگاہوں کے ڈیزائن کے مطابق کل کتنا پانی گزارا جا سکتا ہے جو زیادہ سے زیادہ اراضی کو سیراب کر سکے، اہم نکتہ یہ ہے کہ پراجیکٹ کی تکمیل کے نتیجے میں دستیاب پانی سے پہلے سے مروج قدیمی حقوق آبپاشی والے مواضعات سیراب ہوں اس کے بعد اس کے اس پانی سے نئے مواضعات کے حقوق آبپاشی کا تعین ہو، یہ اس وقت ممکن ہوگا جب دستیابی پانی کی صحیح مقدار کا اندازہ ہو، پانی گزارنے کیلئے نئے نالوں، واہ اور کسوں کی حدود کا تعین ہو زمینی ساخت اور معروضی حالات معلوم ہوں عوام کی شراکت یقینی ہو اور ان تمام مراحل میں شفافیت ہو ان اقدامات کیلئے ایک نئے منصوبہ کی ضرورت ہے اور سنگھڑ پاکستان کی بڑی رودکوہیوں میں شمار ہوتی ہے اس کے حجم کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ 2010 کے سیلاب میں رود کوہی سنگھڑ سے 2291000 کیوسک پانی گزرا جو کہ ایک ریکارڈ ہے واضح رہے کہ گرمیوں کے موسم میں تونسہ بیراج پر دریائے سندھ کا بہاؤ اندازاً تین لاکھ کیوسک ہوتا ہے اور سنگھڑ پراجیکٹ سے دستیاب پانی کو بغیر کمانڈ دیے اطراف والے مواضعات میں نہیں چھوڑا جا سکتا ہے ورنہ حقوق آبپاشی واضح نہ ہونے کے باعث کشت و خون ہوگا اور موجودہ پراجیکٹ خوشحالی کی بجائے خدانخواستہ بربادی لائے گا لہٰذا ارباب اقتدار اور خصوصاً محکمہ آبپاشی اور محکمہ سے گزارش ہے کہ علاقے کے عوام پر رحم کھاتے ہوئے ایک نئے پروجیکٹ کے تحت میرٹ کی بنیاد پر اس زائد دستیاب پانی کے حقوق متعین کریں جس کے نتیجے میں رودکوہی سنگھڑ کے جنوبی علاقوں اور مواضعات چیانی کوٹاں جھوک رودل پڑدان غربی کوٹ مہوئی تو پارن کلیری مٹی اور ریتانی جبکہ شمالی طرف کوہ رو منگروٹھہ غربی کے علاقے پکھاں کوٹ قیصرانی بستی بزدار شیر گڑھ چھپری اور ڈونہ موضع کا اوپر والا حصہ کو باآسانی سیراب کیا جا سکتا ہے، یہ دستیاب اراضی ڈیڑھ لاکھ ایکڑ ہوگی جو کہ انتہائی زرخیز ہے۔

رودکوہی نظام آبپاشی سے کی گئی کاشت اور اس کی فصلیں ماحولیات درست اور ذائقہ سے بھرپور ہیں مقامی موسمی حالات کی موافقت سے بیماریوں کا حملہ نہیں ہوتا اور سنگھڑ کے جنوبی اطراف بھی کوہ سلیمان سے مشرقی جانب اور نہر کے مغربی اطراف میں شمالاً جنوباً 20 میل تک اس پانی کو باآسانی لایا جا سکتا ہے یہاں پر زمین ڈھلوان مغرب سے مشرق اور شمالی سے جنوب ہونے کی وجہ سے پانی کا بہاؤ آسان ہے راستہ میں واقع اراضیات میں سے کچھ کو چھوٹی رودکوہی سے حقوق آبپاشی حاصل ہیں باقی ماندہ اراضیات کو رود سنگھڑ کے پانی سے یہ حقوق دیے جائیں مجوزہ منصوبے کے تحت لاکھوں ایکڑ اراضی مستقل بنیادوں پر سیراب ہوگی بے تحاشہ شجرکاری وجود میں آئے گی اور غربت کے خاتمہ میں مدد ملے گی اس علاقہ میں رودکوہی نظام آبپاشی کے علاوہ کوئی اور دیگر متبادل آبپاشی ممکن اور آسان نہیں مقامی زمینداران و کاشتکاران و دیگر حلقے اس بارے میں تشویش رکھتے ہیں کہ اگر بروقت اس منصوبے پر کام شروع نہ کیا گیا تو اتنی کثیر لاگت کا موجودہ منصوبہ صرف پتھر سمیت بجری کا مجموعہ کہلائے گا اور اس سے مستفید ہونے والے ٹھیکیدار اور سرکاری اہلکار ہی ہوں گے جہاں تک مقامی لوگوں کا تعلق ہے وہ سابقہ روایات کے مطابق غربت کی زندگی گزاریں گے یہاں یہ بات واضح کردینا ضروری ہے کہ رود سنگھڑ کے دونوں اطراف یعنی شمال اور جنوب میں مکمل سروے کرایا جائے پانی کے بہاؤ کی سمت اور جھکاؤ کا اندازہ ہو، قابل اور ممکن کاشت رقبہ کی پیمائش ہو پہلے سے موجود چھوٹی چھوٹی رودکوہی مٹی مہوئی سوری لنڈ کہوآں اور دیگر کا جائزہ لیا جائے یہ دیکھا جائے کہ رود سنگھڑ کا پانی ان نالوں میں کہاں کیسے اور کتنا ڈالا جا سکتا ہے اس پورے منصوبے کو شروع کرنے سے پہلے مقامی زمینداروں اور کاشتکاروں اور عوامی حلقوں کی رائے معلوم کی جائے مقامی قوانین اور رواج کا جائزہ لیا جائے جہاں ضروری اور مناسب ہو وہاں مقامی لوگوں کی رضامندی سے حقوق میں ترامیم کی بات ہو اور اس پر عملدرآمد ہو اس منصوبے کے نتیجہ میں ڈیڑھ لاکھ ایکڑ سے زیادہ رقبہ پر مستقل بنیادوں پر کاشت ممکن ہے مجوزہ منصوبے کے نتیجہ میں علاقہ میں غربت کی کمی پیداوار میں اضافہ، ہریالی آمدنی میں اضافہ اور خواتین کی حالت زار میں تبدیلی ہوگی رودکوہی نظام آبپاشی سے کاشتہ فصلیں دوسری فصلوں سے مختلف ہوتی ہیں مثلاً دالیں چنا مونگ موٹھ لوبیا وغیرہ آئل گوارہ جوار باجرہ اور سبزیاں کاشت کی جاتی ہیں جن سے ملکی سطح پر کثیر زرمبادلہ بچتا ہے علاقہ کے عوام دوسری جگہوں پر ہجرت کے عذاب سے بچیں گے اور وسائل سے ذرائع آمدنی میں اضافہ کرکے ملکی خوشحالی میں اپنا بھرپور کردار ادا کریں گے۔

WEEKLY AL-MANZOOR, TAUNSA, DISTT. D.G.KHAN, PAKISTAN